بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سمیع الحق

نقش آغاز

قومی کمیٹی برائے دینی مدارس اور وفاق المدارس کی تازہ قرارداد

حکومت پاکستان نے دینی مدارس کے نصاب اور نظام میں اصلاح اور عصری علوم اور درسگاہوں سے فضلاء مدارس عربیہ کے معادلہ وغیرہ کے بارہ میں قومی کمیٹی برائے دینی مدارس کے نام سے قدیم و جدید کی نمائندگی کرنے والے افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل کی جس نے طویل غور و خوض کے بعد رپورٹ مرتب کر کے پیش کی۔ کمیٹی کے سامنے احقر دوسرے اکابر علماء کے ساتھ نصاب و نظام کے سلسلہ میں ڈٹ کر اپنا موقف پیش کرتا رہا۔ جو بنیادی طور پر مدارس عربیہ کے نصاب کی جامعیت، مدارس کی آزادی اور خودداری کے تحفظ اور اسے حتی الوسع عصری مقاصد اور آلائشوں سے محفوظ رکھنے پر مشتمل تھا۔ اور جس پر ان صفحات میں بار بار مختلف زاویوں سے اظہار خیال بھی کیا گیا ہے اس رپورٹ کو حتمی شکل دینے میں اب وزارت تعلیم کی طرف سے ایک ایسا مجوزہ خاکہ سامنے آیا جس نے آغاز کار سے قبل ہی ہمارے خدشات کو درست ثابت کر دیا۔

اس سلسلہ میں وفاق المدارس العربیہ نے ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۲۱ فروری ۱۹۸۱ء کو اپنی مجلس عاملہ کا اجلاس راولپنڈی میں منعقد کیا جس میں وفاق المدارس کے پہلے باضابطہ سرپرست حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے بھی شمولیت کی۔ صدر وفاق حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی نے صدارت فرمائی۔ اس کے علاوہ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد سے صرف وفاق کے ارکان شریک ہوئے۔ بلکہ مسلک دیوبند کے دیگر جید جید علماء کرام نے بھی شمولیت کی۔ قومی کمیٹی کے مجوزہ بورڈ میں علماء دیوبند کے تین نمائندے تھے جس میں راقم الحروف کے علاوہ حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی اور مولانا عبید اللہ صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور بھی شامل ہیں۔ یہ تینوں ارکان مجوزہ بورڈ بھی اس اجلاس میں شریک ہوتے مجلس عاملہ کی ہدایت کی روشنی میں احقر نے اس موقع پر ایک قرارداد مرتب کی جسے لفظی ترمیم و اضافہ کے بعد اجلاس نے متفقہ طور پر صدر وفاق کی طرف سے متعلقہ افراد اور اداروں کی طرف بھیج دیا۔

اس وقت جب کہ ملک میں کمیٹی اور حکومت کا یہ مجوزہ منصوبہ زیر بحث ہے مناسب ہے کہ اسے من و عن

نقشِ آغاز کے ذریعہ ارباب مدارس عربیہ اور علماء کرام تک پہنچایا جاتے۔ قرار داد کا متن یہ ہے جس میں وہ قرار داد بھی شامل ہے جس کی بعد میں مجلس شوریٰ نے توثیق کی اور جسے ۲۰؍رجب ۹۹ھ کو مجلس عاملہ نے ملتان کے اجلاس میں مولانا مفتی محمود مرحوم کی صدارت میں منظور کیا گیا۔ اس قرارداد کو مرتب کرنے کی سعادت بھی اس گنہ گار کو نصیب ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے بھی یہ ہر دو قرار دادیں الحق کا نقشِ آغاز بن جانے کی سزاوار ہیں :-

قرارداد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی رسولہ الکریم

مدارس عربیہ کے نصاب ونظام تعلیم کی فلاح واصلاح کے سلسلہ میں جن مقاصد کے ماتحت قومی کمیٹی برائے دینی مدارس قائم ہوئی۔ اس کمیٹی میں شامل مسلک دیوبند کی ترجمانی اور وفاق المدارس العربیہ کی نمائندگی کرنے والے فاضل ارکان نے کمیٹی کے آغاز سے سفارشات کی تکمیل تک کمیٹی کے ساتھ بھرپور اور مؤثر تعاون کیا۔ مگر اس پورے عرصہ میں ان ارکان نے یہ جدوجہد بھی کی کہ ایک طرف مدارس عربیہ کے نصاب کی نہایت فاضلانہ اور جامع حیثیت بھی مجروح نہ ہونے پائے جو آگے چل کر فارغ التحصیل ہونے والے علماء کے رسوخ فی الدین تعمق اور علمی صلاحیتوں پر اثر انداز ہو۔ دوسری طرف موجودہ دور کی تعلیمی سندات اور ڈگریوں سے معادلہ کے ضمن میں عصری علوم ومضامین جو نہایت لازمی اور ضروری ہوں صرف ان کو شامل نصاب کرنے پر اکتفا کیا جائے۔

اس کے ساتھ ان ارکان کا یہ غیر متزلزل موقف بھی رہا کہ مجوزہ اصلاحی اقدامات سے کوئی بھی ایسی صورت ان مدارس کے لئے ناقابل برداشت ہوگی جن سے ان مدارس کی خود مختار حیثیت اور آزادی مجروح ہو اور صدیوں سے آزمودہ للّٰہی طریقہ کار میں رخنہ پڑے۔ کیونکہ ایسی کوئی بھی مداخلت آگے چل کر مدارس کے اصل دینی مقاصد روحانی اور اخلاقی تربیت، تعلیمی روح اور ڈھانچہ کو درہم برہم کرکے رکھ دے گی۔ کمیٹی کے سامنے جب مدارس کے اصلاحی وتنظیمی اور نصابی امور کے بارہ میں ایک خود مختار ادارہ کی تشکیل کا مسئلہ آیا تو ہمارے ان فاضل ارکان نے حکومتوں کے عمل دخل سے آزاد رکھنے کی خاطر اس بورڈ کی تشکیل کے بارہ میں اپنا متبادل خاکہ پیش کیا جو ہمارے لئے نہایت ناگزیر تھا مگر اسے نظر انداز کیا گیا اور اسے بہت معمولی اور خفیف ثابت کرنے کے لئے ہمارے ارکان کے متفقہ اختلافی نوٹ کے بجائے ایک فاضل رکن کے وضاحتی نوٹ کی صورت میں رپورٹ کے آخر میں شامل کیا گیا۔ ہمارے ان ارکان کا موقف کسی علمی تنگ نظری یا جمود اور عصر حاضر کے ضروری مضامین اور علوم کو شامل کرنے سے گریز کرنے کی وجہ سے نہ تھا جب کہ انہیں خود بھی اسے بہتر سے بہتر بنانے کا احساس ہے۔ لیکن ان مقاصد کی وجہ سے اگر ان مدارس کی آزادی اور خود مختاری داؤ پر لگا دی جاتی تو نتیجۃً ان مدارس سے امت کو دنیا کی بھلائی تو کیا ملتی دین اور دینی مقاصد سے بھی ہاتھ دھونا پڑ جاتا۔ چنانچہ رپورٹ کے سامنے آجانے سے وفاق المدارس اور دیوبند کے اکابر علماء نے موجودہ اور مستقبل کے خدشات

کے پیش نظر مورخہ ۱۰ رجب ۱۳۹۹ھ ۲۶ رجون ۱۹۸۰ء کو ملتان میں اپنے مجلس عاملہ کے اجلاس میں اس پروگرام کو مسترد کر کے قرارداد پاس کی جس کے بعد مجلس شوریٰ نے ۳۰ نومبر ۸۰ء کے اجلاس میں توثیق بھی کر دی۔ اس قرارداد کا متن یہ ہے:۔

"مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اصلاح نصاب و نظام کے سلسلہ میں مجوزہ قومی کمیٹی کی تجاویز و سفارشات کے ہر پہلو پر پورے اخلاص کے ساتھ غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ مدارس عربیہ کی موجودہ صورت میں ان مدارس عربیہ سے جو فراغت پاتے ہیں۔ اخلاص وللہیت، رسوخ فی العلم، تدین و تقویٰ، حریت وعزم اور جہاد و جہد للہ، بے لوث دینی و علمی خدمات کے لحاظ سے ان کا ایک ممتاز مقام ہوتا ہے۔ پچھلے سو سال سے ہمارے اسلاف نے ملک و ملت کی بقاء اور دینی و ملی خدمات کے لئے اس نظام تعلیم کو ذریعہ بنایا ہوا ہے اگر ان مدارس کے نصاب میں مجوزہ عصری علوم بھی شامل کر دیئے گئے تو ایک طرف تو علماء کا مطمح نظر بھی عصری ڈگریاں، عہدے اور مناصب بن جائیں گے اور دوسری طرف اعتماد علی اللہ، اخلاص و للہیت اور دین کی بے لوث خدمت کا جذبہ ختم ہو جائے گا۔ تیسری طرف نصاب تعلیم اتنا بوجھل اور بھاری ہو جائے گا کہ جس کی وجہ سے علوم دینیہ عربیہ میں رسوخ فی العلم اور اعلیٰ استعداد و صلاحیت برقرار نہیں رہ سکے گی جس کی مثال یونیورسٹی اور کالجوں کے شعبۂ عربی و اسلامیات کے فضلاء کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس لحاظ سے اب تک تجربات، اسلاف کی دور اندیشی اور دینی بصیرت کی روشنی میں اس اجلاس کا یہ فیصلہ ہے کہ کمیٹی کی مجوزہ سفارشات (جس میں ہمارے نمائندوں کی متبادل تجاویز کو اختلافی نوٹ کی شکل میں دکھا گیا ہے) کو مسترد کیا جائے اور مسلک دیوبند اور وفاق سے وابستہ تمام مدارس سے قطعی توقع رکھتا ہے کہ دینی مفاد، علمی رسوخ و استعداد کی بقا اور حفاظت کی خاطر ایسے تمام مجوزہ اقدامات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے پچانوے فی صد (۹۵٪) جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی دینی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں سکولوں کالجوں یونیورسٹیوں کے نصابوں اور طریق تعلیم میں فوری طور پر ممتاز اور جید علماء

کی سفارشات کی روشنی میں ایسی تبدیلی کی جائے کہ وہاں سے فارغ ہونے والے دینی اور اسلامی علوم سے پوری طرح آگاہ ہو سکیں اور آگے چل کر ملک کے بہترین اور صالح شہری ثابت ہو سکیں۔"

قومی کمیٹی کی رپورٹ جب صدر پاکستان کو پیش کر دی گئی تو اس کے نفاذ کے طریق کار وضع کرنے کے لئے صدر محترم نے اسے ایک ذیلی کمیٹی اور پھر تنقیدی کمیٹی کے سپرد کر دیا۔ ان کمیٹیوں کے بعض سرکاری ارکان نے مجوزہ رپورٹ کی رہی سہی حیثیت بھی ختم کرنے کی پوری سعی کی اور مدارس کے نصاب اور نظام کی شکل میں بے دست و پا کرنے کے مشورے اور تجاویز پیش کیں۔ میٹنگوں کا یہ سلسلہ جاری رہا اور پچھلے اجلاس میں وزارت تعلیم کے فاضل سکریٹری کے سامنے بھی آیا انہوں نے اجلاس میں اس کے نفاذ کے لئے ایک مجوزہ خاکہ پیش کرنے کی مہلت مانگی جو انہیں دے دی گئی۔

اب جو مجوزہ منصوبہ برائے نفاذ ہمارے سامنے آیا جو ۲۲ فروری کو مجوزہ قومی بورڈ کے اجلاس میں زیر غور ہے اس نے ایک طرف تو ہمارے تمام خدشات اور اندیشوں کو قطعی ثابت کر دیا اور دوسری طرف اس نئے منصوبہ کی تجاویز نے قومی کمیٹی کے اب تک کئے ہوئے سارے کام پر بھی یک لخت پانی پھیر دیا۔ یہ منصوبہ قومی کمیٹی کے مجوزہ قومی بورڈ برائے مدارس کے دائرۂ اختیار کو بھی یہ کہہ کر ختم کر کے رکھ دیتا ہے کہ حکومت ایک مقتدرہ (اتھارٹی) کی تشکیل دے جو قومی کمیٹی کی سفارشات کا بھی تفصیلی جائزہ لے۔ دوسری طرف یہ مجوزہ منصوبہ مذکورہ قومی بورڈ کو امتحانات و سندات وغیرہ کے معاملہ میں بھی بے بس کر دیتا ہے جس سے بالآخر مدارس حکومت کی بیوروکریسی اور وزارتوں کے باتنخواہ سرکاری افسروں کے ہاتھ کھلونا بن جائیں گے۔

قومی کمیٹی کی رپورٹ میں مدارس عربیہ کے مروجہ بھاری نصاب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت ضروری کم سے کم مروجہ مضامین شامل کرنے پر کفایت کی گئی تھی۔ مجوزہ منصوبہ نے ان مضامین میں زرعی، تکنیکی، صنعتی اور تجارتی مضامین کا اضافہ بھی ضروری سمجھا۔ پھر جامع نصابات کی ازسرنو ترتیب اور وفاقی حکومت کے منظور شدہ نصابات کا بھی مدارس عربیہ کو پابند بنانا چاہا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ہمارے اس یقین میں اور پختگی آ گئی کہ حکومت کے ایسے آئے دن بدلتی ہوئی تجاویز اضافوں اور ترمیمات سے مدارس عربیہ کا اصل مقصد فروغ اشاعت دین تحفظ قرآن و سنت اور اشاعت علوم دینیہ، مخلص اہل حق علماء کی تیاری وغیرہ) باقی نہ رہ سکے گا۔ نہ مدارس آئے دن کی بدلتی ہوئی حکومتوں اور افسروں کے بدلتے ہوئے رجحانات کو مختلف نظریات کے ساتھ اپنی خودمختاری باقی رکھ سکیں گے۔ اس لئے نہ صرف یہ کہ آج کے اس اہم اجلاس میں وفاق المدارس اور مسلک دیوبند کے اکابر حضرات اپنی پہلی قرارداد کی توثیق کرتے ہوئے وزارت تعلیم کے اس مجوزہ خاکہ کو مسترد کرتے ہیں بلکہ دینی تعلیم کی اشاعت میں سرگرم دیگر مکاتب فکر (بریلوی۔ اہلحدیث اور شیعہ) کے ارباب مدارس عربیہ سے بھی توقع کرتے ہیں کہ وہ بھی ان مجوزہ اصلاحات سے قطعی لاتعلقی کا اعلان کر کے دینی تعلیم کی حفاظت کا آزمودہ طریق کار برقرار رکھیں گے انشاءاللہ اسی میں دین، علماء، مدارس اور ملک و ملت کی فلاح ہو گی۔"